يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ

ماہنامہ

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

انصار اللہ

قادیان

جون/2020ء

مجلس انصاراللہ حلقہ فلک نما، حیدرآباد (تلنگانہ) کی طرف سے
غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے کیلئے جمع شدہ ضروری
خوردونوش کی اشیاء کے ساتھ اراکین مجلس انصاراللہ فلک نما

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تجویز فرمودہ ہومیوپیتھی نسخہ کی
ادویات مقامی مجلس انصاراللہ حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ) کی طرف سے تقسیم
کرنے کے موقعہ پر مکرم تنویر احمد صاحب ناظم علاقہ مجلس انصاراللہ حیدرآباد،
مکرم مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ حیدرآباد

مجلس انصاراللہ کڈولائی (صوبہ کیرالہ) کی طرف سے
غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے کیلئے جمع شدہ ضروری خوردونوش
کی اشیاء کے ساتھ اراکین مجلس انصاراللہ

مجلس انصاراللہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) کی طرف سے غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم
کرنے کیلئے جمع شدہ ضروری خوردونوش کی اشیاء کے ساتھ اراکین مجلس انصاراللہ،
مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم ضلع بنگلور بھی دیکھے جاسکتے ہیں

مجلس انصاراللہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) کی طرف سے
خوردونوش کی اشیاء غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے کیلئے
جمع ہوئے اراکین مجلس انصاراللہ بنگلور و پولیس حکام

مجلس انصاراللہ بنگلور (صوبہ کرناٹک) کی طرف سے
خوردونوش کی اشیاء غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے سے قبل
اجتماعی دعا کرتے ہوئے اراکین مجلس انصاراللہ بنگلور،
مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم ضلع بنگلور بھی دیکھے جاسکتے ہیں

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تجویز فرمودہ ہومیوپیتھی نسخہ کے
مطابق مجلس انصاراللہ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ کی طرف سے گھروں میں دوائیاں
تقسیم کرتے ہوئے مکرم تنویر احمد صاحب ناظم علاقہ مجلس انصاراللہ حیدرآباد

مجلس انصاراللہ حیدرآباد صوبہ تلنگانہ کی طرف سے
غرباء وضرورت مندوں میں اراکین انصاراللہ
ماسکس اور سانی ٹیزرز تقسیم کرتے ہوئے

مجلس انصاراللہ پالاکاڈ، تریشور (صوبہ کیرالہ) کی طرف سے
خوردونوش کی ضروری اشیاء غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے کیلئے
اراکین مجلس انصاراللہ لفافوں میں مختلف اجناس ڈالتے ہوئے

مجلس انصاراللہ پالاکاڈ، تریشور (صوبہ کیرالہ) کی طرف سے
خوردونوش کی ضروری اشیاء غرباء ومزدور مہاجرین میں تقسیم کرنے کیلئے
اراکین مجلس انصاراللہ لفافوں کو گاڑیوں میں ڈالتے ہوئے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (سورۃ الصف آیت:۱۵)

رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

مَجۡلِسۡ اَنۡصَارُ اللّٰہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

ماہنامہ انصاراللہ قادیان

جلد:18 | احسان 1399 ہجری شمسی - جون/2020ء | شمارہ:6

فہرست مضامین

❁	اداریہ	2
❁	درس القرآن و درس الحدیث	3
❁	ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	4
❁	گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
❁	خلاصہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
❁	خلافت کے استحکام کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مساعی (قسط دوم)	11
❁	اِنفوڈیمک (افواہ سازی) بہت بڑی خیانت ہے	15
❁	سوسال قبل جون 1920ء	20
❁	ضروری اعلان از مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور	20
❁	مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض و غایت ﴿برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء﴾	21
❁	تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، روحانی خزائن جلد ششم	22
❁	ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں	25
❁	بندر کا تھپڑ	25
❁	اخبار مجالس	26

نگران:

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز

Mob. 98763 32272

نائب مدیر

محمد عارف ربّانی

Mob. 60062 37424

مجلس ادارت

شیخ مجاہد احمد شاستری، ایچ شمس الدین، سید طفیل احمد شہباز، جاوید احمد لون، تسنیم احمد بٹ، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر

مقصود احمد بھٹی

Mob. 84272 63701

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

فون: 01872-220186

ای میل: Ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ 210 روپے۔ فی پرچہ 20 روپے

بیرون ملک سالانہ 50 یُو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔ محمود احمد عبداللہ

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کرونا وائرس۔ عبرت الغافلین

کرونا وائرس (COVID-19) نے ساری دنیا میں گھبراہٹ اور ہیبت کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ تازہ رپورٹ کے مطابق اس عالمی وباء سے پوری دنیا میں 3,10,801 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ سب سے زیادہ اموات والے پانچ ممالک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ملک	متاثرین	اموات
1	امریکہ	14,93,514	88,930
2	برطانیہ	2,40,161	34,466
3	اٹلی	2,24,760	31,763
4	سپین	2,76,505	27,563
5	فرانس	1,79,506	27,529

(روزنامہ ساکشی تیلوگو اخبار 17-5-2020 صفحہ 1:)

آفات بنی نوع انسان کو جس قدر نقصان پہنچاتے ہیں اسی قدر عبرت کے نظارے بھی دکھاتے ہیں۔ جو اقوام عبرت حاصل کر کے اپنی حالات کو مثبت رنگ میں تبدیل کرتی ہیں وہ غیر معمولی ترقیات کا حامل ہوتی ہیں۔ جب انسان غفلت کی زندگی گزارتا ہے تو وہ اپنا محاسبہ نہیں کر سکتا۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (الاعراف:180) یعنی اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو رحمت کے لئے پیدا کیا ہے مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) وہ بالکل جاہل ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"حدیث شریف سے پتہ لگتا ہے کہ تپ بھی حرارت جہنم ہی ہے، امراض اور مصائب جو مختلف قسم کے انسان کو لاحق حال ہوتے ہیں یہ بھی جہنم ہی کا نمونہ ہیں اور یہ اس لئے کہ تا دوسرے عالم پر گواہ ہوں اور جزا سزا کے مسئلے کی حقیقت پر دلیل ہوں اور کفارہ کے لغو مسئلہ کی تردید کریں۔ مثلاً جذام ہی کو دیکھو کہ اعضاء گر گئے ہیں اور رقیق مادہ اعضاء سے جاری ہے۔ آواز بیٹھ گئی ہے۔ ایک تو یہ بجائے خود جہنم ہے پھر لوگ نفرت کرتے ہیں اور چھوڑ جاتے ہیں۔ عزیز سے عزیز بیوی، فرزند، ماں باپ تک کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ بعض اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں بعض اور خطرناک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پتھریاں ہو جاتی ہیں۔ اندر پیٹ میں رسولیاں ہو جاتی ہیں۔ یہ ساری بلائیں اس لیے انسان پر آتی ہیں کہ وہ خدا سے دور ہو کر زندگی بسر کرتا ہے اور اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کی عزت اور پرواہ نہیں کرتا اس وقت ایک جہنم پیدا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 372)

جس طرح اس وباء کی وجہ سے حکومتوں، خانگی اداروں اور لوگوں کو ذاتی طور پر بھی کئی اہم امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ مثلاً طبی معاملات، تجارت کے طریقے، سفر کی احتیاط اور صفائی و نظافت کی اہمیت وغیرہ ہیں۔ اسی طرح اللہ کرے بنی نوع انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف:180)
یعنی اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

کرونا وائرس کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اپنی روحانی حالت کو بھی بہتر کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور دنیا کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے اللہ تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ بجائے دنیاداری میں زیادہ پڑنے کے اور خدا تعالیٰ کو بھولنے کے اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچاننے والے بھی ہوں۔" (خطبہ جمعہ 6 مارچ 2020ء)

دعا ہے کہ جہاں دنیاداری کے لحاظ سے اس وباء سے عبرت حاصل ہو رہی ہے وہیں اخلاقی، دینی، روحانی لحاظ سے بھی پاک تبدیلی پیدا ہو۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُسْرِفِيْنَ○قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ
اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ○(الاعراف:31,32)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو، کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تو کہہ دے کہ اللہ کی اس زینت کو جس کو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالا ہے، کس نے حرام کیا ہے؟ اسی طرح رزق میں سے پاکیزہ چیزوں کو بھی (کس نے حرام کیا ہے) تو کہہ دے یہ تو (اصل میں) اس دنیا میں (بھی) مومنوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن صرف ان کے لئے ہی ہوں گی۔ اسی طرح ہم اپنے نشانات کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتے ہیں۔

حدیث النّبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصّہ ہے۔

اِغْسِلُوْا ثِيَابَكُمْ وَخُذُوْا مِنْ شَعْرِكُمْ وَاسْتَاكُوْا وَتَزَيَّنُوْا وَتَنَظَّفُوْا۔

(تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر
باب ذکر من اسمہ عبدالرحیم جلد 19 جزء 38 صفحہ 84)

ترجمہ: اپنے کپڑے دھولیا کرو اور حجامت بنواؤ اور مسواک کیا کرو اور زینت کا خیال رکھو اور صاف ستھرے رہا کرو۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے

’’قرآن نے اُس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف رُوحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی اُن کی صحت نہایت خطرہ میں تھی۔ سو یہ خدا تعالیٰ کا اُن پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظانِ صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہاں تک کہ یہ بھی فرمادیا کہ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف:32) یعنی بے شک کھاؤ پیؤ مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیّت کی مت کرو.... جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے اُن میں سے مُردار کی بُو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہوجائیں گے اور اُن کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہوجائے گا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جُز پھنسا رہ جاتا ہے اور اُسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اُس میں پیدا ہوجاتی ہے اور ایسی بدبُو آتی ہے جیسا کہ چُوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکھو نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اُس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں تو اُس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہوجاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہوجاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لاسکتے اور یا چند روز دکھ اٹھا کر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کرسکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترکِ قواعدِ حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبالِ جان ہوجاتے ہیں اور آخران ناپاکیوں کا ذخیرہ جس کو ہم اپنے ہاتھ سے اکٹھا کرتے ہیں وبا کی صورت میں مُشتعل ہو کر تمام ملک کو کھاتا ہے۔ اور اس تمام مصیبت کا موجب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکھتے۔

پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں کو اپنے گھروں اور کوچوں اور کپڑوں اور منہ سے دور نہیں کرتے اُن کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوعِ انسان کے لئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور کیسی یک دفعہ وبائیں پھوٹتی اور موتیں پیدا ہوتیں ہیں اور شورِ قیامت برپا ہوجاتا ہے یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام اس جائیداد سے جو جانکاہی سے اکٹھی کی تھی دست بردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے؟ ڈاکٹروں سے پوچھو اور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیا ایسی لاپروائی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے وبا کے لئے عین موزوں اور مؤید ہے یا نہیں؟ پس قرآن نے کیا بُرا کیا کہ پہلے جسموں اور گھروں اور کپڑوں کی صفائی پر زور دے کر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یکدفعہ فالج کی طرح گِرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے۔ پھر دوسرے جہنم سے محفوظ رہنے کے لئے وہ صراطِ مستقیم بتلایا جو انسانی فطرت کے تقاضا کے عین موافق اور قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے اور ہمیں نجات کی وہ راہ بتلائی جس میں کسی بناوٹی منصوبہ کی بدبُو نہیں آتی۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332 تا 334)

کرونا وائرس کے موقعہ پر جماعتِ احمدیہ کی خدمت خلق

قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ”خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت“ ہے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔ یعنی تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق صفحہ ۴۲۵)

امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک فارسی شعر میں اپنی زندگی کا مقصود خدمت خلق قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم، ہمیں بارم، ہمیں رسم، ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری، یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔

کرونا وائرس کی عالمی وباء ایک متعدی مہلک مرض ہونے کی وجہ سے حکومتوں کی طرف سے کرفیو اور لاک ڈاؤن کے احکامات نافذ العمل ہیں۔ کارخانے، دُکانیں اور آمدنی کے تمام ذرائع مسدود ہیں۔ اِن حالات میں مزدور طبقہ یا روزانہ آمدنی پر منحصر غریب عوام کو روزانہ دو وقت کا کھانا میسر نہیں ہے۔ علاوہ ازیں کئی تجارت کرنے والے یا خانگی ملازمت کرنے والے لوگ بھی پریشان ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اس موجودہ صورتحال میں اور اہم ہدایات کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی بجا آوری کی طرف بھی توجہ دلا رہے ہیں۔ حضور انور کے اس ارشاد پر ساری دنیا میں تمام احمدیوں نے لبیک کہا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے بھی جمع شدہ رقم اور اجناس ہیومینٹی فرسٹ اور خدام کے ذریعہ ضرورت مندوں تک پہنچا کر خدمت خلق کی حتی المقدور کوشش کی جا رہی ہے۔ جماعت کی طرف سے سر انجام دینے والی اِن خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”آجکل جو وباء پھیلی ہوئی ہے وائرس کی اس نے حکومتی قانون کے تحت اکثر لوگوں کو گھروں میں بند کر دیا ہے اور یہاں ایک اچھی بات جماعت میں اس لحاظ سے بھی پیدا ہو رہی ہے لوگوں میں بھی بعض جگہوں پہ ان کا خیال آ رہا ہے لیکن جماعت میں خاص طور پر اس طرف توجہ ہے دنیا کے ہر ملک میں کہ خدام الاحمدیہ کے تحت والنٹیئرز کے تحت جہاں جہاں مدد کی ضرورت ہے لوگوں کو جنس پہنچانے کے لئے یا دوسری سہولیات پہنچانے کے لئے دوائیاں پہنچانے کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ تو یہ جو حق ادا کئے جا رہے ہیں یہ ایک ایسا نمونہ پیش کر رہے ہیں جس سے اپنے تو فائدہ اٹھا ہی رہے ہیں غیر بھی فائدہ اٹھا کر متاثر ہو رہے ہیں پس یہ سوچ جو آجکل پیدا ہوئی ہے انسانی خدمت کے لئے بھی یہ سوچ ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہنے والی ہونی چاہئے نہ کہ صرف ہنگامی حالات کے لئے۔“

(خطبہ جمعہ 24/اپریل 2020ء)

کرونا وائرس کی وباء کا اثر دنیا میں بدستور بڑھتا جا رہا ہے۔ فی الوقت کوئی کارگر علاج یا ویکسین وغیرہ سامنے نہیں آیا ہے۔ اگر ویکسین تیار ہو جائے تو یہ بنی نوع انسان کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ جو لوگ اس مرض کے علاج کیلئے کوشش کر رہے ہیں اُن کی کامیابی کیلئے بھی حضور انور دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اس وباء سے بچنے کے لئے دعائیں کریں اور کوشش کریں اور اس بیماری کے علاج کے لئے بھی جو سائنسدان کوشش کر رہے ہیں ان کی مدد کریں۔“

(خطبہ جمعہ 24/اپریل 2020ء)

پس ان حالات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہم سب کا فرض ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام امور کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ اپریل 2020ء

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ 3/ اپریل 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کا ایمان افروز دلنشین تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل کے حالات کے مطابق اور جو قانون یہاں کی حکومت نے بنایا ہے اس کے مطابق باقاعدہ مقتدیوں کے سامنے خطبہ نہیں دیا جا سکتا اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی جس حد تک اجازت ہے اس کے مطابق آج یہاں انتظام کیا گیا ہے کہ مسجد سے ہی میں خطبہ دوں کیونکہ دنیا میں بہرحال اس وقت خطبہ سننے والے ہزاروں لاکھوں ہیں، چاہے مسجد میں میرے سامنے اس وقت کوئی ہو یا نہ ہو۔ یہ وحدت قائم رکھنے کی ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حالات بھی بہتر کرے، اس وباء کو بھی دور کرے اور پھر دوبارہ اسی طرح مسجد کی رونقیں واپس بھی آ جائیں۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ کا دوبارہ ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عمر نے اپنی وفات سے قبل خلافت کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ صحیح بخاری میں اس کی یہ تفصیل ہے کہ جب حضرت عمر کی وفات کا وقت قریب تھا تو لوگوں نے کہا امیرالمؤمنین کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیں انہوں نے فرمایا میں اس خلافت کا حقدار ان چند لوگوں سے بڑھ کر اور کسی کو نہیں پاتا کہ رسول اللہؐ ایسی حالت میں فوت ہوئے کہ آپ ان سے راضی تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور کہا کہ عبداللہ بن عمر تمہارے ساتھ شریک رہے گا۔

جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو سب اصحاب بدر حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کی کہ ہم کسی کو آپ سے زیادہ اس کا حق دار نہیں دیکھتے پس اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ ہم آپ کی بیعت کریں۔ سب سے پہلا شخص جس نے آپؓ کی بیعت کی وہ حضرت طلحہ تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ وغیرہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ ان کو انکار خلافت نہ تھا بلکہ حضرت عثمان کے قاتلوں کا سوال تھا۔ اور جو کہتا ہے کہ انہوں نے حضرت علی کی بیعت نہیں کی وہ غلط کہتا ہے۔ حضرت عائشہ تو اپنی غلطی کا اقرار کر کے مدینہ جا بیٹھیں اور طلحہ اور زبیر نہیں فوت ہوئے جب تک کہ بیعت نہ کر لی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جو جماعت مکہ کی طرف گئی تھی اس نے حضرت عائشہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ حضرت عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے جہاد کا اعلان کریں چنانچہ انہوں نے اس بات کا اعلان کیا اور صحابہ کو اپنی مدد کے لئے طلب کیا۔ جب حضرت عائشہ کا اعلان ان کو پہنچا تو وہ بھی ان کے ساتھ جا ملے اور سب مل کر بصرہ کی طرف چلے گئے۔ جب حضرت علی کو اس لشکر کا علم ہوا تو آپ نے بھی ایک لشکر تیار کیا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان کے قتل میں شریک ہونے والوں پر لعنت کرتا ہوں۔ پھر حضرت علی نے حضرت زبیر سے کہا کیا تم کو یاد نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم تو علی سے جنگ کرے گا اور تو ظالم ہوگا۔ یہ سن کر حضرت زبیر اپنے لشکر

کی طرف واپس لوٹے اور قسم کھائی کہ وہ حضرت علی سے ہرگز جنگ نہیں کریں گے اور اقرار کیا کہ انہوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ جب یہ خبر لشکر میں پھیلی تو سب کو اطمینان ہو گیا کہ اب جنگ نہ ہو گی بلکہ صلح ہو جائے گی لیکن مفسدوں کو سخت گھبراہٹ ہونے لگی اور جب رات ہوئی تو انہوں نے صلح کو روکنے کے لئے یہ تدبیر کی کہ ان میں سے جو حضرت علی کے ساتھ تھے انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور زبیر کے لشکر پر رات کے وقت شب خون مار دیا اور جو ان کے لشکر میں تھے انہوں نے حضرت علی کے لشکر پر شب خون مار دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شور برپا ہو گیا اور ہر فریق نے خیال کیا کہ دوسرے فریق نے اس سے دھوکہ کیا حالانکہ اصل میں یہ صرف سبائیوں کا ایک منصوبہ تھا۔ حضرت زبیر تو جنگ میں شامل ہی نہ ہوئے اور ایک طرف نکل گئے مگر ایک شقی نے ان کے پیچھے سے جا کر اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کو شہید کر دیا۔ حضرت طلحہ بھی عین میدان جنگ میں ان مفسدوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ان تمام واقعات سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس لڑائی میں صحابہ کا ہرگز کوئی دخل نہ تھا بلکہ یہ شرارت بھی قاتلانِ عثمان کی ہی تھی اور یہ کہ حضرت طلحہ اور زبیر حضرت علی کی بیعت ہی میں فوت ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنے ارادے سے رجوع کر لیا تھا اور حضرت علی کا ساتھ دینے کا اقرار کر لیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی نے ان کے قاتلوں پر لعنت بھی کی۔

حضور انور نے فرمایا: اب جو آجکل کے حالات ہیں اس کے بارے میں ایک حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس بھی پڑھ دیتا ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے مفتی صاحب کو فرمایا کہ مکانوں کو روشن رکھیں۔ آجکل گھروں میں (طاعون کے دنوں کی بات ہے) خوب صفائی رکھنی چاہئے۔ کپڑوں کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں پر زور دے۔ حکومت کی ہدایات پر عمل بھی کریں۔ گھروں کو بھی صاف رکھیں۔ دھونی بھی دینی چاہئے۔ ڈیٹول وغیرہ کے سپرے بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر فضل فرمائے اور رحم فرمائے بہرحال خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں پر خاص زور دیں اللہ سب کو اس کی توفیق دے۔

خطبہ جمعہ: 10/ اپریل 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
کروناوائرس کے موقع پر کاروباری احمدی غیر ضروری منافع نہ کمائیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل کرونا کی وباء کی وجہ سے جو دنیا کے حالات ہیں اس نے اپنوں اور غیروں، سب کو پریشان کیا ہوا ہے۔ کچھ احمدیوں کو اس بیماری کا حملہ بھی ہوا ہے۔ بہرحال ایک پریشانی نے دنیا کو گھیرا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آجکل کے زمانے کے حالات کے متعلق فرماتا ہے کہ: وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا۔ اور انسان کہہ اٹھے گا کہ اسے ہو کیا گیا ہے؟ حضرت مصلح موعودؓ نے فروری 1920ء میں آج سے سو سال پہلے اس آیت کی مختصر وضاحت فرمائی تھی کہ پہلے ایک آدھی وباء یا ابتلاء آتے تھے لیکن اب یہ زمانہ ایسا ہے کہ اس میں ابتلاؤں کے دروازے کھل گئے ہیں۔ میں بھی گذشتہ کئی سالوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد اور جب سے کہ آپ نے دنیا کو خاص طور پر آفات اور آسمانی بلاؤں سے ہوشیار کیا ہے، دنیا میں طوفانوں زلزلوں وباؤں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے اور انسان کو عمومی طور پر یہ وبائیں اور آفات ہوشیار کرنے کے لئے آ رہی ہیں کہ تم اپنے پیدا کرنے والے کے بھی حق ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی حق ادا کرو، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرو۔ پس ان حالات میں ہم نے خود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے زیادہ جھکنا ہے اور دنیا کو بھی ہوشیار کرنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے بعض ابتلاؤں کا ہم سے تعلق نہیں ہے لیکن اس دنیا میں جب ہم رہتے ہیں تو کئی وبائیں ہم پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ الٰہی جماعتوں کو ان سے بالکل محفوظ رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ خدا کی مصلحتوں کے خلاف ہوتا ہے لیکن مؤمن ان مشکلات سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ پس ہمیں ان دنوں میں خاص طور پر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض لوگ بعض تبصرے کر دیتے ہیں کہ یہ نشان کے طور پر وباء ہے اور کوئی ضرورت نہیں احتیاط کی یا علاج کی یا اس قسم کے اور ایسے تبصرے جو دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے

ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ یہ نشان ہے یا نہیں لیکن عمومی طور پر بہر حال ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد زمینی اور آسمانی بلائیں اور آفات بہت بڑھ گئی ہیں لیکن اس کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے طاعون کے ساتھ ملانا اور پھر اس قسم کی باتیں کرنا کہ نعوذ باللہ جو احمدی اس بیماری میں مبتلا ہیں یا اس سے وفات پا گئے ہیں ان کا ایمان کمزور ہے یا تھا۔ یہ کسی کو کہنے کا حق نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پھر میں کہوں گا کہ آجکل دعاؤں دعاؤں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو ہر لحاظ سے اور مجموعی طور پر جماعت کو بھی ہر لحاظ سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی دعائیں کرنے اور دعاؤں کی قبولیت سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا یہ بات بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ جو احمدی کسی کاروبار میں ہیں وہ ان دنوں میں اپنی چیزوں پر غیر ضروری منافع بنانے کی کوشش نہ کریں۔ یہ انسانیت کی خدمت کے دن ہیں جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے بھی تلقین فرمائی ہے کہ ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا اب میں گذشتہ دنوں فوت ہونے والے ہمارے ایک انتہائی مخلص کارکن اور خادم سلسلہ محترم ناصر احمد سعید صاحب کا ذکر کروں گا جو 5/اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت ثالثہ سے لے کے میرے وقت تک ان کو ڈیوٹی کی سعادت ملی۔ ناصر سعید صاحب بڑی ایمانداری اور مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کو بڑا سچا پیار کا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ ہیں ایک بیٹا ہے خالد سعید۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے والد صاحب کی طرح وفادار بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ یہ ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ شہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان میں شامل فرمائے اور وہ تمام احمدی جن کی اس بیماری کی وجہ سے وفات ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔

خطبہ جمعہ 17/اپریل 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت معاذ بن حارثؓ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج بدری صحابہ میں سے حضرت معاذ بن حارث کا ذکر کروں گا۔ آپ کے والد کا نام حارث بن رفاعہ اور والدہ کا نام عفراء بنت عبید تھا۔ حضرت معاذ اور ان کے دو بھائی حضرت عوف اور حضرت معوذ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت عوف اور حضرت معوذ دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے مگر حضرت معاذ بعد کے تمام غزوات میں بھی رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے۔ حضرت معاذ ان آٹھ انصار میں شامل ہیں جو آنحضرتؐ پر بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر مکہ میں ایمان لائے۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں بھی حضرت معاذ حاضر تھے۔

حضور انور نے فرمایا: صالح بن ابراہیم اپنے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ دو انصاری لڑکے ہیں ان کی عمریں چھوٹی ہیں۔ میں نے آرزو کی کہ کاش میں ایسے لوگوں کے درمیان ہوتا جو ان سے زیادہ جوان اور تنومند ہوتے۔ اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے ہاتھ سے دبا کر پوچھا کہ چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو میری آنکھ اس کی آنکھ سے جدا نہ ہوگی جب تک ہم دونوں میں سے وہ نہ مرجائے جس کی مدت پہلے مقدر ہے۔ مجھے اس سے تعجب ہوا۔ پھر دوسرے نے مجھے ہاتھ سے دبایا اور اس نے بھی مجھے اسی طرح پوچھا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے ابوجہل کو لوگوں کا چکر لگاتے دیکھا۔ میں نے کہا دیکھو یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق تم نے مجھ سے دریافت کیا تھا یہ سنتے ہی وہ دونوں جلدی سے اپنی تلواریں لئے اس کی طرف لپکے اور اسے اتنا مارا کہ اسے جان سے مار ڈالا اور پھر لوٹ کر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہے دونوں نے کہا میں نے اس کو مارا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ کر

صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے تلواروں کو دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم دونوں نے ہی اس کو مارا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس واقعہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ابوجہل جس کی پیدائش پردفوں کی آواز سے مکہ کی فضا گونج اٹھی تھی، بدر کی لڑائی میں جب مارا جاتا ہے تو پندرہ پندرہ سال کے دو انصاری چھوکرے تھے جنہوں نے اسے زخمی کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد لوگ واپس جا رہے تھے تو میں میدان میں زخمیوں کو دیکھنے کے لئے چلا گیا۔ میں میدان جنگ میں پھر ہی رہا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ابوجہل زخمی پڑا کراہ رہا ہے۔ جب میں اسکے پاس پہنچا تو اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں اب بچتا نظر نہیں آتا، تم بھی مکہ والے ہو میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ تم مجھے مار دو تا میری تکلیف دور ہو جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ تم میری گردن لمبی کر کے کاٹنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی گردن تھوڑی کے قریب سے کاٹی اور کہا تیری یہ آخری حسرت بھی پوری نہیں کی جائے گی۔ اب انجام کے لحاظ سے دیکھو تو ابوجہل کی موت کتنی ذلت کی موت تھی جس کی گردن اپنی زندگی میں ہمیشہ اونچی رہا کرتی تھی وفات کے وقت اس کی گردن تھوڑی سے کاٹی گئی اور اس کی یہ آخری حسرت بھی پوری نہ ہوئی۔

ایک قول کے مطابق حضرت معاذؓ غزوہ بدر میں زخمی ہوئے اور مدینہ واپس آنے کے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ایک قول کے مطابق وہ حضرت علیؓ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور ان کی وفات جنگ صفین کے دوران ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں مکرم رانا نعیم الدین صاحب ابن مکرم فیروز دین منشی صاحب کا ذکر کروں گا جن کی 09/اپریل 2020ء کو وفات ہوئی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رانا صاحب کی پیدائش 1934ء کی ہے۔ ان کے والد محترم فیروز دین صاحب نے 1906ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ ان کی اہلیہ کا نام سارہ پروین تھا جو دولت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ نومبر 1955ء سے 11 مئی 1959ء تک عملہ حفاظت خاص میں بطور گارڈ رہے۔

1978ء میں عملہ حفاظت سے فارغ ہوئے اور ہڑپہ ضلع ساہیوال چلے گئے۔ اکتوبر 1984ء میں احمدیہ بیت الذکر ساہیوال پر مخالفین نے حملہ کیا۔ حفاظتی ڈیوٹی پر مامور ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کا جواب دیا تو رانا نعیم الدین صاحب کے ساتھ کل گیارہ افراد کے خلاف مقدمہ درج ہوا اور اس طرح رانا صاحب کو 26 اکتوبر 1984ء سے مارچ 1994ء تک اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ملٹری کورٹ نے الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور رانا نعیم الدین صاحب کو موت کی سزا سنادی۔ اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر لاہور ہائی کورٹ نے مارچ 1994ء میں رہائی کا حکم دیا۔ رہائی کے بعد 1994ء میں لندن شفٹ ہو گئے اور یہاں بھی اپنی عمر کے لحاظ سے بہت بڑھ کے عملہ حفاظت میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے رانا نعیم احمد صاحب کو لکھا تھا کہ اعلیٰ ایمان کی جس مضبوط چٹان پر آپ کھڑے ہیں وہ قابل فخر ہے۔ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان سے اگلے جہان میں بھی پیار اور محبت کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ میں انہیں بچپن سے جانتا ہوں۔ ہم سے اس وقت بھی ان کا بڑی شفقت کا سلوک ہوتا تھا اور خلافت کے بعد تو اس کا رنگ ہی اور تھا میرے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی ہمیشہ وفا کے ساتھ اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاءاللہ کسی وقت ان کا جنازہ غائب بھی پڑھا دوں گا۔

آخر پر میں دوبارہ آجکل کے مرض کے حوالے سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے احمدی مریض ہیں بعض، ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلد یہ بلا ہم سے دور فرمائے۔ دنیا کو بھی سمجھ دے وہ بھی ایک خدا کو پہچاننے والے بنیں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں توحید کو جاننے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

خطبہ جمعہ 24/ اپریل 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ

روزوں کا مقصد حصول تقویٰ ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضور انور نے سورۃ البقرۃ کی آیات 184 تا 186 کی تلاوت فرما کر ترجمہ سنانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ہماری روحانی ترقی کے لئے رکھے ہیں۔ فرمایا کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ حضرت مسیح موعودؑ تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ اصل ایمان تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے گئے عہد بھی پورے کرو اور مخلوق کے ساتھ کیے ہوئے عہد بھی باریکی سے ادا کرو اور تب کہا جا سکتا ہے کہ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ رمضان کا مہینہ اس لئے آیا ہے کہ سال کے گیارہ مہینے میں جو کوتاہیاں ان حقوق کے ادا کرنے میں ہو گئی ہیں انہیں اس مہینے میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے پورا کرو گے تو اس کا نام تقویٰ ہے اور یہی رمضان کا اور روزوں کا مقصد ہے اور جب انسان اس نیت اور اس مقصد کے حصول کیلئے روزے رکھے گا تو پھر یہ تبدیلی عارضی نہیں ہوگی بلکہ ایک مستقل تبدیلی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کا فضل چاہتے ہوئے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور آگ کے درمیان ستر خریف کا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے۔ ایک خریف اور دوسرے خریف میں ایک سال کا فاصلہ ہے تو اتنا فاصلہ پیدا کر دیتا ہے جو ستر سالوں کے برابر ہے۔ یعنی روزہ صرف تیس دن کے لئے تقویٰ پیدا نہیں کرتا بلکہ حقیقی روزہ ستر سال تک اپنا اثر رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل جو وباء پھیلی ہوئی ہے، اس نے حکومتی قانون کے تحت اکثر لوگوں کو گھروں میں بند کر دیا ہے۔ آج کل دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں ضرورت ہے، خدام الاحمدیہ کے تحت لوگوں کو جنس اور دوائیاں پہنچائی جا رہی ہیں۔ پس یہ سوچ جو آجکل پیدا ہوئی ہے انسانی خدمت کی یہ ہمیشہ ہمارے اندر قائم رہنے والی ہونی چاہئے نہ کہ صرف ہنگامی حالات کے لئے۔ اگر یہ لاک ڈاؤن مزید لمبا ہوتا ہے اور پورے رمضان تک حاوی رہتا ہے تو اسی طرح باجماعت نمازیں اور درس و تدریس کو مزید توجہ سے ادا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ بچوں کو چھوٹے چھوٹے مسائل بھی سکھائیں اور بتائیں۔ اپنا علم بھی بڑھائیں اور بچوں کا علم بھی بڑھائیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دے کر خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے رحم مانگیں اپنے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی۔ پس ہمارے ہر احمدی گھر کو ان دنوں میں اس طرف بہت توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کا پیار جذب کر سکیں اور انجام بخیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی حقیقت کو سمجھنے کی اور اس پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل وائرس کی بیماری کی وجہ سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ گلا خشک ہو جائے گا زیادہ امکان بڑھ جائے گا بیماری کا روزہ رکھیں یا نہ رکھیں؟ میں کوئی عمومی فتویٰ یا فیصلہ نہیں دیتا تم لوگ اپنی حالت دیکھ کر خود فیصلہ کرو۔ روزہ کھولتے ہوئے اور رکھتے ہوئے پانی کا استعمال کرنا چاہئے اور جو زیادہ فکر مند ہیں اپنے بارے میں اور afford بھی کر سکتے ہیں وہ ایسی خوراک بھی کھا لیں جو پانی کو زیادہ دیر تک جسم میں ریٹین رکھ سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ان دنوں میں بہت زیادہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو عقل بھی دے۔ خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے ہوں اللہ تعالیٰ اس وباء کو دنیا سے جلد ختم کرے۔

یہ بھی یاد رکھیں آجکل دنیا کے معاشی حالات بھی انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ جب ایسے معاشی حالات آتے ہیں تو پھر جنگوں کے امکان بھی بڑھ جاتے ہیں۔ تبصرہ نگار بھی کہنے لگ گئے کہ امریکہ نے ایران کو دھمکی دی۔ چین پر الزام لگائے جا رہے ہیں کہ اس نے صحیح اطلاع نہیں دی، اس پر مقدمے ہونے چاہئیں۔ تو بہرحال امریکہ کی حکومت کو بھی عقل کرنی چاہئے۔ باقی حکومتوں کو بھی عقل کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے اپنی حالتوں کو بہتر کرنے کی توفیق دے اور دنیا کو، دنیاوی بڑی حکومتوں کو عقل سے اپنی پالیسیاں بنانے اور آئندہ کے لائحہ عمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خلافت کے استحکام کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کی مساعی

عبدالمؤمن راشد نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت

قسط دوم

31 جنوری خلافت کے نام:

حضورانور کے ارشاد پر دو اڑھائی سو نمائندے 30 جنوری کی رات تک قادیان پہنچ گئے۔ رات بہتوں نے قریباً جاگتے ہوئے گزاری۔ تہجد کے وقت سے مسجد مبارک میں اَحباب جمع ہو گئے۔ خوب دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد کے طلب گار ہوئے۔ فجر کی اذان کے بعد احباب حضورانور کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے موجود اَحباب کو خلافت کے مقابل انجمن کی بالادستی کا سبق پڑھانا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر میں حضور نماز فجر پڑھانے مسجد میں تشریف لائے اور نماز میں سورۃ البروج کی تلاوت فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں سوائے چند لوگوں کے سب کے دلوں سے کثافت دُھل گئی اور اُن میں خشیت اور تقویٰ کا نور سمایا گیا۔ نماز کے بعد بعض ممبران انجمن نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب مولوی صاحب کوئی تقریر نہیں فرمائیں گے۔ جس کی نسبت حضور نے وعدہ اور اعلان فرمایا تھا۔ اس کے قائم مقام وہ آیتیں ہیں جو نماز میں پڑھیں۔ اس کے ذریعہ آپ نے ہم پر یہ وعظ فرمایا کہ انجمن حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی جانشین ہے اور سب جماعت اور خلیفہ پر حاکم ہے۔

اسی دوران حضور نے احباب کو مسجد مبارک کی چھت پر جمع ہونے کی ہدایت فرمائی۔ حضور تشریف لائے اور اُس حصہ میں کھڑے ہو گئے جسے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔

حضورانور کا جلالی خطاب:

اس موقعہ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ اُس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ مَیں اپنے میرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں۔ نیز فرمایا۔ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں انجمن مشیر ہے اس کا رکھنا خلیفہ کیلئے ضروری ہے۔''اسی طرح فرمایا جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصلی حاکم انجمن ہے وہ توبہ کرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو مَیں اُس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔

مزید آپ ؓ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّا بھی کر سکتا ہے۔ اس کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔''

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ:262)

حضورانور ؓ کے روح پرور خطاب سے اس موقعہ پر اکثر احباب کے دل صاف ہو گئے اور خلیفہ کی اہمیت و عظمت کو بخوبی سمجھ گئے۔

دوبارہ بیعت کا ارشاد:

خطاب کے بعد حضورانور ؓ نے خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی

صاحب کو دوبارہ بیعت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب سے بیعت لی گئی۔

خلیفہ کے بجائے پریذیڈنٹ کا استعمال:

منکرین خلافت دوبارہ بیعت کرنے کے باوجود اپنی کجروی سے باز نہیں آئے اور کوئی نہ کوئی تدبیر خلافت کے خلاف اختیار کرتے رہتے۔ چنانچہ صدر انجمن کے معاملات میں جہاں خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل کرنی پڑتی وہاں یہ لکھا جاتا کہ میر مجلس یعنی پریذیڈنٹ نے اس معاملہ میں یوں سفارش کی ہے۔ جس کا مقصد یہ تھا صدر انجمن کے ریکارڈ سے یہ ثابت نہ ہو کہ خلیفہ انجمن کا حاکم ہے۔ اس وجہ سے حضور انور نے 2 دسمبر 1910ء سے اپنے بجائے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کو میر مجلس مقرر فرمایا۔ بعد ازاں

منکرین خلافت کی ایک اور سازش:

بھیرہ کی جائیداد انجمن کے نام ہبہ ہوئی تھی۔ اس جائیداد میں ایک حویلی بھی تھی۔ انجمن اس حویلی کو فروخت کرنا چاہتی تھی۔ بھیرہ کے ایک شیعہ سید زمان شاہ صاحب نے ہی یہ حویلی فروخت کی تھی۔ اس لئے اُس نے درخواست کی کہ کسی قدر رعایت قیمت پر فروخت کی جائے۔ حضور انور نے موصوف کی درخواست پر انجمن کو سفارش فرمائی کہ یہ مکان سید زمان صاحب کو فروخت کی جائے۔ لیکن انجمن کے بعض ممبران نے اس معاملے کو اس قدر الجھایا کہ اس پر حضور انور کو کہنا پڑا کہ ''مَیں تو سمجھتا تھا کہ فتنہ مر چکا ہے مگر اس نے اب پھر سر اُٹھا لیا ہے۔ لہٰذا دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اس کا سر کچل دے''

(تاریخ احمدیت جلد 3: صفحہ 266)

ایک طرف انجمن کے چند ممبران نے حضور انور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی کھلی کھلی نافرمانی کی تو دوسری طرف احمدیہ بلڈنگس لاہور میں حضور انور کو معزول کر کے کسی اور کو خلیفہ مقرر کرنے کی تیاری شروع ہوگئی۔ حضور انور نے ان حالات کا علم ہونے پر متعلقہ افراد کو 16 / اکتوبر 1909ء تک اصلاح کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اس اعلان پر اُن باغیوں نے حضرت خلیفہ اوّل کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔

عیدالفطر کے روز بصیرت افروز خطبہ:

باغیان خلافت کے حالات وخیالات سے آپ بخوبی واقف تھے۔ آپؓ نے اُن کے خلاف تعزیری کاروائی کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو روک دیا۔ ان لوگوں نے بھی معافی طلب کی اور کچھ نے دوبارہ بیعت کی۔ چنانچہ عیدالفطر کے خطبہ میں آپؓ نے فرمایا۔

''خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اَب مَیں اِس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ۔ تو مَیں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا...مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے۔ اُس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مَیں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔'' (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 270)

خلیفہ اور انجمن کے تعلقات پر بحث:

حضور انور اپنے خطبات وخطابات میں واضح ہدایت فرما چکے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل جانشین انجمن کے بجائے خلیفہ ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر کسی نوع کی بحث کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن منکرین خلافت اس مسئلہ کو کسی نہ کسی رنگ میں زیر بحث لا کر جماعت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے تھے۔

اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ خلیفہ اور انجمن کے تعلقات پر بحث نہیں ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا۔

''تم میں اگر اس قسم کی بحثیں ہوں کہ خلیفہ اور فلاں کے کیا تعلقات ہیں اور اس پر فیصلہ کرنے لگ جاؤ تو مجھے سخت رنج پہنچتا ہے تم مجھے خلیفۃ المسیح کہتے ہو۔ مَیں اس خطاب پر کبھی پھولا نہیں بلکہ اپنے قلم سے کبھی لکھا بھی نہیں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں مَیں ان بیہودہ بحثیں کرنے والے لوگوں کو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا....ان کو کیا حق ہے کہ تفرقہ اندازی کی باتیں کریں....ایسے لوگ اگر میری مدد کے خیال سے ایسا کرتے ہیں تو سن رکھیں مَیں ان کی مدد پر تھوکتا بھی نہیں۔ اگر مخالفت میں کرتے ہیں تو وہ خدا سے جا کر کہیں جس نے مجھے خلیفہ

بنایا۔ سنو! میرا صدیق اکبر کی نسبت یہی عقیدہ ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ نے خلیفہ نہیں بنایا، نہ اس وقت جب منبر پر لوگوں نے بیعت کی، نہ اجماع نے ان کو خلیفہ بنایا۔ بلکہ خدا نے بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے اور چار بار اپنی طرف نسبت کی ہے...پس میں بھی خلیفہ ہوا۔ تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل ہی سے ہوا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ:381،382)

خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1911ء:

آپؓ نے بصیرت افروز خطاب میں فرمایا۔ "مَیں خلیفۃ المسیح ہوں۔ اور خدا نے مجھے بنایا ہے۔ میری کوئی خواہش اور آرزو نہ تھی اور کبھی نہ تھی۔ اب جب خدا تعالیٰ نے مجھے یہ ردا پہنادی ہے مَیں ان جھگڑوں کو ناپسند کرتا ہوں اور سخت ناپسند کرتا ہوں۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تم میں ایسی باتیں پیدا ہوں جو تنازعہ کا موجب ہوں...تم کو کیا معلوم ہے کہ قوم میں تفرقہ کے خیال سے بھی میرے دل پر کیا گذرتی ہے؟ تم اس تکلیف کا احساس نہیں رکھتے جو مجھے ہوتی ہے مَیں یہ چاہتا ہوں اور خدا ہی کے فضل سے یہ ہوگا۔ کہ مَیں تمہارے اندر کسی قسم کا تنازعہ اور تفرقہ کی بات نہ سنوں بلکہ مَیں اپنی آنکھوں سے دیکھوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا عملی نمونہ ہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔" (آل عمران:104)

نیز فرمایا:

"مَیں اس مسجد میں قرآن کریم ہاتھ میں لیکر خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں اور نہ تھی اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا۔ تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اور اُس نے آپ نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتا پہنادیا۔ مَیں اس کی عزّت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں باوجود اس کے مَیں تمہارے مال اور تمہاری طرح کسی بات کا بھی روادار نہیں اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا یا نہیں....تم خوب یاد رکھو کہ معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ تم مجھ میں عیب دیکھو آگاہ کردو۔ مگر اَدب کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے ....پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اِس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دے دے گا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو، تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

...مجھے کیا معلوم ہے کہ پھر کہنے کا موقعہ ملے گا یا نہیں۔ موقعہ ہو تو توفیق ہو یا نہ ہو اس لئے مَیں نے ضروری سمجھا کہ تم کو حق پہنچادوں۔ پس میری سنو اور خدا کیلئے سنو اس کی بات ہے جو مَیں سنا تا ہوں میری نہیں کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 385 تا 386)

منکرین خلافت کی طرف سے ٹریکٹوں کی اشاعت اور انکا جواب:

1913ء میں لاہور سے دو خفیہ ٹریکٹ اظہار الحق: 1 اور ایک اظہار الحق:2 کے نام سے شائع ہوئے۔ جن کا واضح مقصد یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدر انجمن کا فیصلہ ناطق ہوگا نہ کہ خلافت کا۔ انجمن ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین ہے۔ ان ٹریکٹوں کے متعلق جماعت کے بعض دوستوں کو تحریر فرمایا کہ "آجکل ٹریکٹوں اور لاہور پیغام جنگ نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے اس لئے کسی آدمی کا روپیہ کیلئے بھیجنا اور وہ بھی نورالدین کی طرف سے پسندیدہ نہیں۔ نیز نصراللہ خان سے پہلے حاکم علی صاحب خود آ گئے ہیں۔ مجھے خود فکر ہے۔ نورالدین: 21 نومبر 1913ء" (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 473)

ان ٹریکٹوں کا جواب بھی حضور انور نے ٹریکٹوں سے دلوایا۔ اُن میں مناسب ترمیم و اضافہ بھی فرمایا۔ جوابی ٹریکٹوں کے نام اظہار حقیقت اور خلافت احمدیہ تجویز کئے گئے تھے۔ اظہار حقیقت کے نام سے شائع ہونے والے ٹریکٹ میں آپؓ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا:

"اخلاص سے شائع کرو خاکسار بھی دعا کرے گا۔ اور خود بھی دعا کرتے رہو کہ شریر سمجھے یا کیفر کردار کو پہنچے۔ نورالدین"

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 476)

جلسہ سالانہ خلافت کے استحکام کا نشان: جلسہ سالانہ 1913ء کے بعد حضورانور کا ''شکریہ'' کے عنوان سے مضمون شائع فرمانا۔ حضورانور نے اس مضمون میں فرمایا:

''پچھلے سال بعض نادانوں نے قوم میں فتنہ ڈلوانا چاہا اور اظہار حق نامی اشتہار عام طور پر تقسیم کیا گیا۔ جس میں مجھ پر بھی اعتراضات کئے گئے۔ مصنف ٹریکٹ کا تو یہ منشا تھا کہ اس سے جماعت میں تفرقہ ڈال دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی بندہ نوازی سے مجھے اور جماعت کو اس فتنہ سے بچا لیا۔ اور ایسے رنگ میں مدد اور تائید کی کہ فتنہ ڈلوانے والوں کے سب منصوبے باطل اور تباہ ہو گئے...جس کا نمونہ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نظر آ رہا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت تھی کہ امسال باوجود بہت سے موانع کے اور باوجود ''اظہار حق'' جیسے بدظنی پھیلانے والے ٹریکٹوں کی اشاعت کے جلسہ پر لوگ معمول سے زیادہ آئے۔ اور ان کے چہروں سے وہ محبت اور اخلاص ٹپک رہا تھا جو بزبان حال اس بات کی شہادت دے رہا تھا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک بد اثر سے محفوظ اور مصئون ہے۔

علاوہ ازیں مختلف جماعتوں نے ایثار کا بھی اس دفعہ وہ نمونہ دکھایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ثابت ہوتا تھا...پچھلے تمام سالوں کی نسبت اَب کی دفعہ تگنے روپے کے وعدہ یا وصولی ہوئی...اس سال کے جلسہ نے اس کی صداقت بھی ظاہر کر دی کہ باوجود لوگوں کی کوششوں اور مخالفتوں کے اور باوجود گمنام ٹریکٹوں کی اشاعت کے اُس نے میری تائید پر تائید کی۔ اور جماعت کے دلوں میں روز بروز اخلاص اور محبت کو بڑھایا اور ان کے دل کھینچ کر میری طرف متوجہ کر دئے۔ اور انہیں اطاعت کی توفیق دی اور فتنہ پردازوں کی حیلہ سازیوں کے اثر سے بچائے رکھا۔'' (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 485 تا 486)

اس مضمون کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اقتباس پر ختم کرتا ہوں۔ حضورانور فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپؑ نے ہمیں خوشخبریاں بھی دے دی تھیں کہ آپؑ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انشاء اللہ خلافت دائمی رہے گی اور دشمن دو خوشیاں کبھی نہیں دیکھ سکے گا کہ ایک تو وفات کی خبر اس کو پہنچے اور اس پر خوش ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایسے بھی تھے جنہوں نے خوشیاں منائیں اور پھر یہ کہ وہ جماعت کے ٹوٹنے کی خوشی وہ دیکھ سکیں گے، یہ کبھی نہیں ہو گا۔ دشمن نے بڑا شور مچایا، بڑا خوش تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ تھا کہ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا۔ ہمیں نظارہ بھی دکھایا۔ اور بعض لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اب کافی عمر رسیدہ ہو چکے ہیں، طبیعت کمزور ہو چکی ہے اور شاید اس طرح خلافت کا کنٹرول نہ رہ سکے اور شاید وہ خلافت کا بوجھ نہ اٹھا سکیں اور انجمن کے بعض عمائدین کا خیال تھا کہ اب ہم اپنی من مانی کر سکیں گے۔ کیونکہ عمر کی وجہ سے بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو اگر ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں نہ بھی پیش کریں تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ان کو پتہ نہیں چلے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمن کی یہ تمام اندرونی اور بیرونی جو بھی تدبیریں تھیں ان کو کامیاب نہیں ہونے دیا اور اندرونی فتنے کو بھی دبا دیا اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح ہر موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ نے اس فتنہ کو دبایا اور کتنے زور اور شدت سے اس کو دبایا اور کس طرح دشمن کا منہ بند کیا۔''

(خطبہ جمعہ 21 مئی 2004ء۔ خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 341)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیشہ ہمارے سروں پر خلافت قائم رکھے اور اس سے مستفید ہونے اور وابستہ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''بھلا یہ کیونکر ہو سکے کہ جو شخص نہایت لا پرواہی سے سستی کر رہا ہے وہ ایسا ہی خدا کے فیض سے مستفیض ہو جائے جیسے وہ شخص کہ جو تمام عقل اور تمام زور اور تمام اخلاص سے اُس کو ڈھونڈتا ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 566 حاشیہ 11)

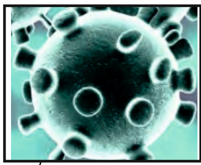

اِنفوڈیمک (افواہ سازی) بہت بڑی خیانت ہے

(محمد سہیل۔سابق صوبائی امیر جماعت احمدیہ آندھراپردیش،حیدرآباد دکن)

دسمبر 2019ء کے آخر میں دنیا کے سب سے بڑی آبادی والا ملک چین کے شہر وُہان میں شروع ہونے والی وبائی مرض کرونا وائرس نے انتہائی سرعت کے ساتھ دُنیا کے 213 ممالک میں پھیل کر لوگوں میں ایک دہشت اور وحشت پیدا کردی ہے۔ یہاں تک کہ عالمی صحت ادارہ کی طرف سے 11 مارچ 2020ء کو اسے عالمی وباء قرار دے دیا گیا۔

آج کی رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر 52,53,920 لوگ اس وباء کا شکار ہوئے جبکہ 3,36,641 لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر لقمہ اجل بن گئے ہیں۔ بھارت میں 1,24,073 لوگ متأثرین ہیں جبکہ اس مرض سے سے وفات پانے والوں کی تعداد 3,707 ہے۔

(ڈکن کرانیکل حیدرآباد مؤرخہ 23-5-2020 صفحہ:1)

اِنفوڈیمک (infodemic) کی اصطلاح:

ظاہر ہے کہ جب اس قسم کے عالمی پُرخوف بیماری کا زور ہوتو معاشرہ میں کئی قسم کی افواہیں پھیلتی ہیں۔اس قسم کی اَفواہوں کے لئے بین الاقوامی ادارہ صحت (WHO) نے ایک نئی ٹرم متعارف کروائی ہے جسے ’’اِنفوڈیمک‘‘ کہا جانے لگا ہے۔ جو کہ اپی ڈیمک (وباء) اور انفارمیشن (معلومات) کے امتزاج سے بنایا گیا۔ ماہرین اس ٹرم کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بعض اوقات کسی وباء کی نسبت اس سے متعلق اَفواہیں اور غلط معلومات زیادہ تیزی سے پھیلتی ہیں، جس سے ساری دنیا میں تیزی سے جانی ومالی نقصانات کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

یہ وباء نہایت آسانی سے ایک دوسرے میں سرایت کرنے کی وجہ سے آج دنیا میں بلا لحاظ امیر وغریب ہر شخص خوف زدہ ہے۔حکومتیں وسیع سطح پر اس وباء کے بارے میں اپنے شہریوں کو بیدار کر رہی ہیں۔اس وباء سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کیلئے کئی ایسے اقدامات اُٹھائے گئے جو کہ گزشتہ ایک صدی میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئے۔یہی وجہ ہے کہ آج کورونا وائرس کا نام اور COVID-19 کی ٹرم بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ہر روز اخبار میں دیکھا جاتا ہے کہ مثبت معاملات میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس مرض سے مرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وباء نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے۔اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی وبائیں امراض زلزلے طوفان حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ:6 مارچ 2020ء)

بین الاقوامی ادارہ صحت نے اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ اِن بھیانک ایام میں کئی قسم کی افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں۔اس لئے اس نے اس وباء کے بارے میں صحیح معلومات بہم پہنچانے کیلئے بی بی سی کے ساتھ مل کر حقائق کی اشاعت کیلئے ٹھوس قدم اُٹھایا ہے۔ہمارا فرض بنتا ہے کہ خوف وہراس کے ان حالات میں بجائے اس کے کہ لوگوں میں مزید بے چینی پیدا کریں لوگوں کو اس بیماری سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے طریقے بتائیں۔حوصلہ افزا اُمور اُن تک پہنچائیں۔یہی وجہ ہے کہ بھارت میں موبائل فون کے رنگ ٹون میں بتایا جا رہا ہے کہ ہم نے بیماری سے لڑنا ہے نہ کہ بیمار سے۔مریضوں اور اُن کا علاج کرنے والے طبیبوں سے عمدہ سلوک کرنا ہے۔

اس وقت دُنیا بھر کے ٹی وی چینلوں اور سوشل میڈیا میں کرونا وائرس کے متعلق مسلسل خبریں آرہی ہیں۔ہمیشہ اِن خبروں کو دیکھنا یا سننا بھی ہمارے لئے نقصان دہ ہے۔چونکہ اس سے انسان میں ایک قسم کی اضطراری کیفیت پیدا ہوتی ہے۔سوشل میڈیا میں کئی بے بنیاد باتیں بھی بتائی جا رہی ہیں۔آجکل تو گھر بیٹھے لوگ ایک پیغام بھیجتے ہیں اور وہ پیغام چند لمحات میں ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے۔اس لئے بغیر سوچے سمجھے ان باتوں کو اپنے عزیز واقارب کو نہیں بھیجنا چاہئے۔

افواہ پھیلانا قابل سزا جرم ہے:

ہمارے ملک بھارت سمیت ہر ملک میں افواہ پھیلانا قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ آج کل فون اور انٹرنیٹ کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ لوگ مختلف ذرائع مثلاً فیس بک، وہاٹس ایپ وغیرہ سے موصول ہونے والے پیغامات کو بغیر سوچے سمجھے دوسروں کو بھجوا دیتے ہیں۔ کرونا وائرس وباء کے ان ایّام میں افواہیں پھیلانے کی وباء بھی زوروں پر ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انٹونیو گُٹیرس نے تمام ممالک کو متنبہ کیا ہے کہ افواہوں کی روک تھام کیلئے ٹھوس اقدامات اُٹھائیں۔ ورنہ کمزور طبقہ، عورتیں اور بچے اس کا شکار ہونے کا امکان ہے۔

پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ہمیں شک والی بات کو بھی آگے پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ۔ (بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبہات) ترجمہ: حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرتؐ کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو شک سے مبرّ الیقین کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

کرونا وائرس سے بڑھکر اس سے جڑی ہوئی افواہیں زیادہ نقصان کا باعث بن رہی ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق معاشرہ میں جھوٹ کی وجہ سے سخت ہیجان و راضطراب کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (صحیح مسلم، المقدمۃ) کہ کسی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ بات کافی دلیل ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کرتا پھرے۔ تین بڑے گناہ کے ذکر میں تیسرے گناہ سے پہلے وَكَانَ مُتَّكِأً فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ! فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین) یعنی آپؐ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہوجائیں۔

افواہ پھیلانا خیانت کے مترادف ہے:

لوگ افواہیں پھیلا کر نہ صرف دوسروں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں بلکہ دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی کر کے، اُنہیں غلط بات بتا کر بد دیانتی اور خیانت کا مرتکب بھی ہوتے ہیں چنانچہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔ كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ۔ (سنن أبی داؤد كِتَابُ الْأَدَبِ بَابٌ فِي الْمَعَارِيضِ) ترجمہ: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات بیان کرو جسے وہ تو سچ جانے اور تم خود اس سے جھوٹ کہو۔

افواہوں کے ذریعہ شہریوں میں پھیلنے والی بے چینی کے نتیجہ میں ارباب اختیار کو پریشانی ہوجاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے حکام کو پریشانی میں ڈالنے کو خیانت کا مترادف قرار دیا ہے۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يُغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَمَنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ (قشیریۃ باب الاخلاص صفحہ ۱۰۴) یعنی حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: تین باتیں ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص، دوسرا حکّام کی خیرخواہی، تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ۔

مسلمانوں کو تو بہرحال اس خیانت کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کی جامع تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (متفق علیہ) کہ مسلمان تو دراصل وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔ اسی حدیث کی ایک دوسری روایت میں مُسْلِمُوْنَ کی جگہ اَلنَّاسُ کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ یعنی حقیقی مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے عامۃ الناس محفوظ رہیں۔

عصر حاضر میں لازم نہیں کہ ہم کسی کے سامنے جا کر اُسے ہاتھ یا زبان سے تکلیف دیں۔ جدید سہولیات سے میسر فون کے ذریعہ بدخواہ اور بدعناصر ہزاروں کوس دُور رہتے ہوئے برقی پیغامات کے ذریعہ نہ صرف لوگوں کو تکلیف میں ڈال سکتے ہیں بلکہ لوگوں کی ہلاکت کا

موجب بھی ہورہے ہیں۔جدید ایجادات کی وجہ سے آخری زمانہ میں ایسا ہونا تھا۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۃ الناس میں دعا سکھائی ہے۔مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ○الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ○مِنَ الۡجِنَّۃِ وَالنَّاسِ○ یعنی (میں اس کی پناہ طلب کرتا ہوں) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے۔جو (ہر قسم کے وسوسے ڈال کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔(اور) جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کردیتا ہے۔خواہ وہ (فتنہ پرداز) مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہو،خواہ عام انسانوں میں سے ہو۔

وباء کے ان ایام میں کئی لوگ پرانی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا میں پوسٹ کررہے ہیں۔بعض لوگ انہیں پورا دیکھے بغیر ہی آگے بھیج دیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو نہ صرف پریشانی ہوتی ہے بلکہ ایسا کرنے والے کو خود بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسی لئے ہمیں چاہئے کہ ہم موصولہ پیغامات کو پورا دیکھ کر یا سن کر خبر کی تحقیق وتسلی کرنے کے بعد اگر ضرورت پڑے تو دوسروں کو بھیجیں۔ورنہ غیر ضروری اور غیر مفید پیغامات کو نہیں بھیجنا چاہئے۔یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قبیح فعل سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا اَنۡ تُصِیۡبُوۡا قَوۡمًۢا بِجَہَالَۃٍ فَتُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَا فَعَلۡتُمۡ نٰدِمِیۡنَ (الحجرات: 7) ترجمہ:اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو،ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو۔پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔

سچائی کو ترجیح دیں:

قرآن مجید نے ہمیں ہر حال میں سچ کا دامن تھامے رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔بلکہ ایسا سچ جسے قول سدید کہا جاسکے۔یعنی صاف سیدھی اور کھری بات۔یہی ایک مومن کی شان ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (الاحزاب: 71) یعنی اور تم ہمیشہ صاف اور سیدھی بات کیا کرو،اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جھوٹوں کی پیروی کرنے سے ہمیں منع کرتے ہوئے فرماتا ہے۔فَلَا تُطِعِ الۡمُکَذِّبِیۡنَ (القلم: 9) یعنی تو جھوٹے لوگوں کی پیروی نہ کر،پھر اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ۔الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ (الذاریات: 11) اٹکل پچو باتیں کرنے والے ہلاک ہو گئے۔جو گمراہی کی گہرائیوں میں پڑے ہوئے حق کو بھلا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو اعضاء ہمیں عطا کئے ہیں ان کے درست استعمال اور کان،آنکھ اور دل وغیرہ کے متعلق سوال کئے جانے سے بھی خبردار کر دیا ہے۔فرمایا۔وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنۡہُ مَسۡـُٔوۡلًا○(بنی اسرائیل: 37) یعنی اور وہ موقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”لَا تَقۡفُ کے معنی ہیں لَا تَقُلۡ جو صحابہؓ وتابعین سے ثابت ہیں۔جس چیز کا علم نہ ہو وہ منہ سے نہ نکالو۔آج کل ایسی بیباکی بڑھ رہی ہے کہ پالیٹکس اور اکانومی کے معنی تک نہیں جانتے اور اپنے اخبار اس کے لئے وقف کرنے پر بیٹھے ہیں۔“ (حقائق الفرقان،جلد دوم ص 535)

ضروری اعلان بابت سالانہ اجتماعات مجالس انصاراللہ بھارت 2020ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے موجودہ حالات کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”جن ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اکتوبر تک ہیں وہ سب ملتوی کردیں۔نئی تاریخ کیلئے اکتوبر میں لکھ کر پوچھیں“

ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعمیل میں اکتوبر 2020ء تک منعقد ہونے والے تمام اجتماعات فی الحال موجودہ صورت حال کی وجہ سے ملتوی رہیں گے۔اللہ تعالیٰ جلد اس مہلک وباء سے دنیا کو نجات بخشے۔آمین (صدر مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

پھر ایسے لوگوں کو جو جھوٹ بولتے اور افواہیں پھیلاتے ہیں بڑی سخت وعید کی گئی ہے، اُنہیں لعنتی کہا گیا ہے۔ایک سعید فطرت کیونکر خدا تعالیٰ کی لعنت مول لینا چاہے گا اور وہ بھی کسی ایسے معاملے میں جس سے کوئی نفع حاصل نہیں۔ جو صرف معاشرے میں بے چینی پیدا کر سکتا اور دوسروں کے لئے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ○ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا (الاحزاب:61،62) ترجمہ: اگر منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑاتے پھرتے ہیں باز نہیں آئیں گے تو ہم ضرور تجھے (ان کی عقوبت کے لئے) ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ پھر وہ اِس (شہر) میں تیرے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے مگر تھوڑا۔ (یہ) دھتکارے ہوئے، جہاں کہیں بھی پائے جائیں پکڑ لئے جائیں اور اچھی طرح قتل کئے جائیں۔

افواہ سازی عبادالرحمن کی شان سے بعید ہے:

اللہ تعالیٰ نے عبادالرحمٰن کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان:73) ترجمہ: اور یہ وہ (اللہ تعالیٰ کے نیک) بندے ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے۔

رحمان خدا کے بندے کی شان تو یہی ہے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے اور ہر لمحہ اپنے رب کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اس جہان میں زندگی کے ایّام گزارے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 ص12)

اگر ہماری سوچ اس نہج پر چلنا شروع کر دے تو کیسے ممکن ہے کہ ہم ہر سنی سنائی بات کو آگے پھیلا کر اپنے جھوٹے ہونے کا ثبوت خود فراہم کرتے چلے جائیں۔ یقیناً جھوٹ اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ مومنین کا ہدف مقرر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:103) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

سچائی کس طرح نیکی کے بچے پیدا کرتی ہے اور جھوٹ کس طرح بُرائی کے پھیلنے کا باعث بنتا چلا جاتا ہے اس کی ایک جھلک حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد گرامی میں ہے۔حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف اور گناہ جہنم کی طرف لے کر جاتا ہے اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

جھوٹ بت پرستی کے مانند ہے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے گفتگو کرتے ہوئے اُن سے سوال کرتے ہیں۔ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ○ (الصافات:87) یعنی کیا جھوٹ کی؟ یعنی اللہ کے سوا اور معبودوں کو چاہتے ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رِجس قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج:31) دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جاوے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت اُن کو ہوگی۔“ (تفسیر جلد3 صفحہ306 زیر آیت سورۃ الحج آیت 31)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"روزمرہ کے جھوٹ ہیں جو گھروں میں چل رہے ہیں۔ گھروں میں جھوٹ کی فیکٹریاں اور کارخانے لگے ہوئے ہیں۔ پس معاشرے کو جھوٹ سے پاک کریں۔ کیونکہ جھوٹ کے بغیر نہ تو ہم موحد بن سکتے ہیں نہ توحید کی تعلیم دے سکتے ہیں" (خطبہ جمعہ 14۔ اگست 1992ء)

سب کچھ محفوظ ہے:

انسان کو چاہئے کہ اپنے ہر قول اور فعل سے پہلے اچھی طرح سوچ لے تاکہ وہ خود کو ہر غلطی سے بچائے رکھے۔ کیونکہ ہماری ہر چیز محفوظ یعنی ریکارڈ کی جارہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (ق:18,19) ترجمہ: جبکہ دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے دو گواہ اس کی تمام حرکات کو محفوظ کرتے جاتے ہیں۔ اور انسان کوئی بات نہیں کرے گا کہ اس کے پاس اس کا کوئی نگران یا محافظ نہ ہو۔

زبانیں قابو میں رہیں:

بعض حضرات کو سنسنی خیز خبریں، پیغامات بھجوانے کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ حادثات، وفات کی خبروں کو فوری پہنچانا شہرت یا نیک نامی کا باعث سمجھتے ہیں۔ اس عجلت میں بیمار کو وفات یافتہ کی فہرست میں شامل کرتے ہیں جبکہ وہ ابھی زندہ ہوتا ہے۔ بعد میں ندامت کے طور پر معذرت کا لفظ لکھ دیتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح متعلقہ افراد کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ آنحضورؐ نے ہمیں ایسی حرکات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ۔ (سنن أبي داؤد، كِتَاب الْأَدَبِ بَاب فِي الرِّفْقِ) ترجمہ: حضرت اعمش کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: کسی کام میں جلد بازی نہیں کرنی چاہئے سوائے اس کے کہ آخرت کا کام ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں۔" (ملفوظات، جلد دوم ص 266)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم میں بھی اس بات کی بار بار تاکید فرمائی گئی ہے کہ جب کوئی افواہ سنو تو خواہ مخواہ اس کو قبول نہ کر لیا کرو اور آگے نہ چلا دیا کرو۔ اِدھر کان میں افواہ پڑی اور زبان نے اُس کو اُچھال دیا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں لوگوں کے متعلق بدروایتیں پھیلتی ہیں اور جھوٹ کے تنے پھوٹتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ 2 فروری 2001ء)

سچائی ایک بنیادی خُلق ہے:

مذاہبِ عالم میں سچائی کی تاکید ہے۔ چونکہ سچائی کا اظہار ایک بنیادی خُلق ہے۔ جس کی توقع ہر انسان سے کی جاتی ہے۔ غیر مذہبی معاشرہ بھی سچ کو بنیادی خُلق سمجھتا ہے۔ ان تکلیف دہ ایام میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے تمام دُکھی انسانیت کے لئے دُعا کرنی چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

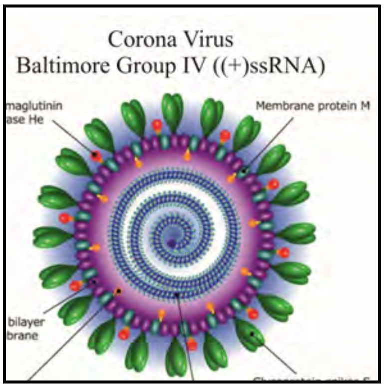

"یاد رکھیں جو آجکل دنیا کے حالات ہو رہے ہیں اور معاشی حالات بھی انتہائی خراب ہو چکے ہیں۔ جب ایسے معاشی حالات آتے ہیں تو پھر جنگوں کے امکان بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پھر دنیا دار حکومتیں اپنے مفادات کے حل تلاش کرنے کے لئے دنیاوی حیلوں سے اس کے حل تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اپنی عوام کی توجہ بٹانے کے لئے اور ایسی باتیں کرتے ہیں جو پھر مزید مشکلات میں ان کو ڈالنے والی ہوں۔ پھر مزید تباہی میں یہ لوگ چلے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ بڑی طاقتوں کو بھی عقل دے کہ وہ بھی عقل سے کام لیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے دنیا میں مزید فساد پیدا ہو.... اس وباء سے بچنے کے لئے دعائیں کریں اور کوشش کریں اور اس بیماری کے علاج کے لئے بھی جو سائنسدان کوشش کر رہے ہیں ان کی مدد کریں۔"

(خطبہ جمعہ: 24/اپریل 2020ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس وباء سے نجات بخشے۔ آمین

100 سال قبل

جون 1920ء

❁ مبلغین کلاس کا اجراء: (خالد احمدیت)

حضرت امیر المؤمنین کی ہدایت پر 21 جون 1920ء کو پہلی یادگار مبلغین کلاس جاری ہوئی اور اس کے استاد علامہ زمان حضرت حافظ روشن علی صاحب جیسے مثالی عالم مقرر ہوئے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی، مولانا ظہور حسین صاحب اور مولانا شہزادہ خان صاحب مرحوم جیسے نامور علماء وفضلاء اس پہلی کلاس کے ابتدائی طلبہ ہیں۔ اس کلاس میں بعد کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی شامل ہو گئے۔ تین سال بعد 1924ء میں کریہہ ضلع جالندھر کے ایک نہایت ذہین وطبّاع طالب علم کو بھی خوش قسمتی سے اس کلاس میں داخل ہو کر حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ یہ طالب علم اب علمی دنیا میں مولانا ابوالعطاء کے نام سے مشہور ہیں۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنی وفات سے قبل یہ وصیت فرمائی کہ میرے شاگرد ہمیشہ تبلیغ کرتے رہیں۔ آپ کے فیض یافتہ تلامذہ میں سے جنہوں آپ کے سامنے بھی بہت تبلیغ کی تھی اور آپ کے بعد تو پوری قوت سے تبلیغ کے لئے کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہیں ان کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ”حافظ روشن علی صاحب وفات پا گئے تو... اس وقت اللہ تعالیٰ نے فوراً مولوی ابو العطاء صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کو کھڑا کر دیا اور جماعت نے محسوس کیا کہ یہ پہلوں کے علمی لحاظ سے قائم مقام ہیں“ پھر 1956ء میں فرمایا: ”یہ نہ سمجھو کہ اب وہ خالد نہیں ہیں اب ہماری جماعت میں اس سے زیادہ خالد موجود ہیں چنانچہ مولوی (جلال الدین صاحب) شمس صاحب ہیں، مولوی ابوالعطاء صاحب ہیں۔ عبدالرحمان صاحب خادم ہیں۔“

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 256)

ضروری اعلان

اُن تمام احباب وخواتین کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خط لکھتے ہیں کہ

”اُن کے تمام خطوط حسب معمول حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہو رہے ہیں۔ تاہم کرونا وائرس کی وجہ سے آجکل جو حالات ہیں ان میں خطوط کے جواب لکھنے والوں کی کمی کی گئی ہے۔ اس لئے ان سب خطوط کا فرداً فرداً جواب ارسال کرنا ممکن نہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے خطوط ملاحظہ فرما کر آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل اور رحم فرمائے۔ اس وبا اور دوسرے مصائب و مشکلات سے ہر ایک کو بچائے۔ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہمیشہ اس کے پیار کی نظریں آپ پر پڑتی رہیں۔“

منیر احمد جاوید
پرائیویٹ سیکرٹری

شیخ مجاہد احمد شاستری

مجلس انصار اللہ کے قیام کی غرض وغایت

《برائے مقابلہ تقاریر اجتماعات 2020ء》

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خداداد ذہانت و فطانت اور علمی و انتظامی صلاحیتوں کا آئینہ دار ہونے کا ایک بین ثبوت ذیلی تنظیموں کا قیام ہے۔آپؓ نے افراد جماعت کے مردوزن و بچوں کو اپنی عمر کے لحاظ سے ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر کے اُن کی روحانی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور جسمانی ترقی کے سامان منظم صورت میں پیدا فرمادیے۔ لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے قیام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 26 / جولائی 1940ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں مجلس انصار اللہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کو اس کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔ ابتدائی طور پر قادیان کے انصار کی تنظیم سازی کی گئی اور پھر اس کو پورے ہندوستان اور بیرون ممالک تک پھیلا دیا گیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ان مجالس کا قیام مَیں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ چالیس سال سے کم عمر والوں کے لیے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کے لیے انصار اللہ اور عورتوں کے لیے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے۔ یادرکھو کہ اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپؑ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپؑ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقویٰ پر قائم ہو جائے تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا .... پس مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لیے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہے۔“

(الفضل 26 / اکتوبر 1960ء)

ایک اور موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت سے وابستگی کے حوالہ سے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”یادرکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لیے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لیے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے۔“

(الفضل 24 / مارچ 1957ء)

ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار ہا انصار اللہ کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع 2007ء کے موقع پر اپنے پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کو ان کی تین اہم ذمہ داریوں 1۔ قیام نماز 2۔ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے 3۔ تربیت اولاد کی طرف متوجہ کیا۔ اسی طرح ایک موقع پر فرمایا کہ

”انصار اللہ کو ہمیشہ یادرکھنا چاہیے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصار اللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جُہد مسلسل اور دُعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لیے نیکی کے راستے ہموار کرتے جائیں۔“

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اکتوبر 2010ء صفحہ 8-9)

اللہ تعالیٰ ہم انصار کو مجلس انصار اللہ کی بنیادی اغراض قیام نماز، تلاوت قرآن، خلافت سے وابستگی، تبلیغ اسلام اور اولاد کی تربیت کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم میں سے ہر ناصر کو ایک مثالی ناصر بنائے۔ آمین

تعارف کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی خزائن جلد ششم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

پیغام برائے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مؤرخہ 10؍اگست 2008ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اُٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“ (سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

گزارش: یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آج ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آن لائن جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org پر کر سکتے ہیں اور آڈیو بھی سن سکتے ہیں۔ جو دوست اُردو پڑھنا نہیں جانتے وہ آن لائن انگریزی میں بھی مطالعہ کر سکتے ہیں۔ نیز سیدنا حضور انور کے ارشاد پر جماعتوں میں قائم لائبریریوں سے استفادہ کرتے ہوئے روحانی خزائن کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ احباب کو اس طرف توجہ اور دلچسپی پیدا ہونے کیلئے روحانی خزائن کے جلدوں کا مختصر تعارف پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت استفادہ کریں گے۔ (نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

روحانی خزائن کی جلد ششم 401 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کل پانچ کتب شامل ہیں۔

(1) برکات الدعاء:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تصنیف لطیف اپریل 1893ء کی ہے اور روحانی خزائن جلد نمبر 6 کے صفحہ نمبر 01 تا 40 پر مشتمل ہے۔ جو کہ سر سید احمد خاں صاحب کے رسالہ ”الدعا والاستجابۃ“ کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ آپؑ نے سر سید احمد خان کے دلائل کا رد معقولی اور منقولی رنگ میں کیا۔ اور خارجی وحی اور دعا کی قبولیت کے متعلق اپنے تجربات بیان کئے۔ نیز اپنی کتاب میں سر سید احمد خان کے رسالہ ”تحریر فی اصول التفسیر کا جواب“ تحریر کر کے تفسیر کے سات معیار بیان فرمائے جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سر سید احمد خاں کی تحریر تفسیر کے معیار پر کس حد تک پوری اُترتی ہے۔

کتاب برکات الدعا کے شروع میں ”نمونہ دعائے مستجاب“ میں اخبار ہند میرٹھ اور ہماری پیشگوئی لیکھرام پشاوری پر اعتراض پر آپؑ نے بڑے ہی صاف صاف اور کھلے الفاظ میں جواب بیان فرمایا ہے۔ اور رسالہ کے آخر میں آپؑ نے پنڈت لیکھرام کے متعلق قبولیت دعا کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سید صاحب دعا کی نسبت یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں کہ استجابت دعا یعنی قبولیت دعا کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ مانگا جائے وہ دیا بھی جائے۔ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کی جاتی ہیں۔ مگر سوال پورا نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (سورۃ المومن 11) کہ مجھے پکارو میں تمہاری سنوں گا۔ یعنی اگر مقدر میں وہ چیز ہے اور دعا بھی کی گئی ہے تو وہ چیز مل جاتی ہے۔ اور یہ کہ جو مقدر میں نہیں ہے وہ نہیں ملیگی، تو دعا کا کیا فائدہ ہے۔ یعنی جب کہ مقدر بہرحال مل

کررہے گا۔ خواہ دعا کرو یا نہ کرو۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس تمام تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سرسید صاحب کا یہی عقیدہ ہے کہ ”دعا صرف عبادت کے لیے موضوع ہے اور اس کو کسی دنیوی مطلب کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔“ (صفحہ 7)

آپؑ نے نہایت خوبصورت اور مدلل الفاظ میں سرسید احمد خان کے نظریات، عقیدہ کو رد کیا۔ اور استجابت دعا کی حقیقت کو کھول کر بیان کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ”استجابت کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔ پس یہی سبب سید کی غلط فہمی کا ہے۔“

جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں اور جو اولیاء عجائبات اور کرامت دکھلاتے رہے ہیں۔ وہ سب دعا ہی کی بدولت ہوا۔ دعاؤں کے اثر سے ہی خدا تعالیٰ کی طاقت خلاف عادت معجزے دکھاتی ہے۔ (ماخوذ از صفحہ 10)

کائنات کے اس وسیع سمندر میں زندہ رہنے اور اپنی حفاظت کے لیے انسان ہمیشہ ایک بالا اور برتر ہستی کا محتاج ہے۔ غرض ہر ایک لمحہ انسان کو خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہنا چاہیے۔ یہی وہ نمونہ ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے قائم فرمایا اور جس کی ہمیں تعلیم دی۔ یہ شبہ کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں۔ اس امر میں حضور نے فرمایا کہ اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے؟ یا ان کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو تو اسباب تقدیر علاج پورے طور میسر آجاتے ہیں۔ اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ اُن سے نفع اُٹھانے کے لیے مستعد ہوتا ہے تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے یعنی دعا کے لیے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اسی جگہ جمع ہوتے ہیں۔ جہاں ارادہ الٰہی اس کے قبول کرنے کا ہے خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔ پس سید صاحب کی سخت غلطی ہے کہ وہ نظام جسمانی کا تو اقرار کرتے ہیں مگر نظام روحانی سے منکر ہو بیٹھے ہیں۔ (صفحہ 11، 12)

آپؑ نے فرمایا کہ ”دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لیے دعا کرتا ہے یا جس کے لیے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لیے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو۔“ (صفحہ 13)

(2) حجۃ الاسلام:

یہ تصنیف لطیف اپریل 1893ء میں شائع ہوئی ہے۔ جو جلد ششم کے صفحہ 41 تا 70 پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور بعض دیگر عیسائی صاحبان کو ایک عظیم الشان دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں زندہ اور بابرکت اور اپنے اندر آسمانی روشنی رکھنے والا مذہب صرف اسلام ہے۔ چونکہ اس کے ثبوت کے نشان اب بھی اس سے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے ظاہر ہوتے تھے۔ لیکن عیسائی مذہب تاریکی میں پڑا ہوا ہے اور زندہ مذہب کی علامتیں اَب اُس میں موجود نہیں ہیں۔ 22 مئی 1893ء کو جو مباحثہ ہونے والا تھا اس کی ضروری شرائط بھی اس کتاب میں درج ہیں۔ مباحثہ کے علاوہ مباہلہ کرنے اور نشان نمائی کی دعوت بھی عیسائیوں کو دی گئی ہے۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رؤیا کی بناء پر پیشگوئی فرمائی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی میرے ایمان کو مان لیگا۔ اور اپنی موت سے پہلے میری تکفیر سے تائب ہوگا۔ یہ پیشگوئی بعد میں بڑی شان سے پوری ہوئی۔

(3) سچائی کا اظہار:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ مختصر تصنیف لطیف ماہ مئی 1893ء میں شائع ہوئی اور روحانی خزائن جلد 6 کے 71 تا 82

صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں حضرت مسیح موعودؑ نے پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم رئیس امرتسر کا بشرط مغلوبیت اسلام لانے کا اقرار نامہ درج فرمایا۔اور ڈاکٹر کلارک کے اشتہار مرقومہ 12 مئی 1893ء کا جو بطور ضمیمہ ''نور افشاں'' لدھیانہ شائع ہوا تھا کا ذکر فرمایا۔ اس اشتہار میں ڈاکٹر کلارک نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ مباحثہ سے بچنے کیلئے مسلمانان جنڈیالہ کو اس طرف توجہ دلائی کہ آپ نے جسے اپنا پیشوا مقرر کیا ہے اس کو علمائے اسلام کافر اور خارج از اسلام قرار دیتے ہیں اور اس کے جنازہ کو بھی جائز نہیں سمجھتے اور اشاعۃ السنہ کا حوالہ دیا۔مگر مسلمانان جنڈیالہ کی طرف سے میاں محمد بخش صاحب نے انہیں لکھا کہ ہم ایسے مولویوں کو خود مفسد سمجھتے ہیں جو ایک مسلمان مؤید اسلام کو کافر ٹھہراتے ہیں۔اس امر کی تائید میں علمائے حرمین شریفین میں سے تین فاضل بزرگوں کے خطوط بھی اس کتاب میں شائع کئے گئے۔

(4) جنگ مقدس:

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف روحانی خزائن جلد 6 کے 83 تا 294 صفحات پر مشتمل ہے۔

امرتسر کے طبی مشن کے انچارج ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے جنڈیالہ عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں کو تحریراً مباحثہ کا چیلنج دیا۔ جنڈیالہ کے ساکن جناب میاں محمد بخش صاحب نے دیگر علماء کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی خط لکھا کہ پادریوں سے مباحثہ کرنے کیلئے جنڈیالہ تشریف لائیں۔23/اپریل 1893ء کو حضورؑ نے جوابی اطلاع بھجوائی کہ ہم اس دینی کام کیلئے تیار ہیں۔باہم رضامندی سے مباحثہ کیلئے ۲۲/مئی تا ۵/جون ۱۸۹۳ء کی تواریخ مقرر ہوئیں۔نیز مسلمانوں کی طرف سے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور عیسائیوں کی طرف سے پادری عبداللہ آتھم مناظر قرار پائے۔اور مسٹر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب کی کوٹھی (امرتسر) میں یہ مباحثہ ہوا۔

اس مباحثہ کے دوران کئی ایمان افروز واقعات رونما ہوئے۔کئی لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔اسی مباحثہ میں کی گئی پیشگوئی کے مطابق بالآخر عیسائی مناظر پادری عبداللہ آتھم لقمہ اجل بن کر عبرت کا نشان ثابت ہوا۔

(5) شہادت القرآن:

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی یہ معرکۃ الآراء تصنیف روحانی خزائن جلد 6 کے 295 تا 401 صفحات پر مشتمل ہے۔

جناب عطا محمد صاحب ساکن ضلع امرتسر وفات مسیحؑ کے قائل تھے لیکن امت محمدیہ میں کسی مسیح کی آمد کے منکر تھے۔اُن کا کہنا تھا کہ احادیث میں یہ پیشگوئی موجود ہے مگر احادیث پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔اس اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے مندرجہ ذیل امور کو تنقیح طلب قرار دیا۔

(اوّل) یہ کہ مسیح موعود کے آنے کی خبر جو حدیثوں میں پائی جاتی ہے کیا یہ اس وجہ سے ناقابل اعتبار ہے کہ حدیثوں کا بیان مرتبۂ یقین سے دور و مہجور ہے۔**(دوسرے)** یہ کہ کیا قرآن کریم میں اِس پیشگوئی کے بارے میں کچھ ذکر ہے یا نہیں۔**(تیسرے)** یہ کہ اگر یہ پیشگوئی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس بات کا کیا ثبوت کہ اُس کا مصداق یہی عاجز ہے۔

نہایت وضاحت کے ساتھ حضورؑ نے ان تینوں امور کو بیان فرمایا۔ مسیح موعود کے زمانہ کی (12) علامات کا ذکر بھی فرمایا۔آخر پر حضورؑ نے اتمام حجت کے طور پر تحریر فرمایا کہ اس رسالہ کو بغور مکمل پڑھنے کے بعد بھی اگر عطا محمد صاحب کو تسلی نہ ہو تو ایک اشتہار شائع کرکے مجھ کو اطلاع دیں کہ ''مَیں ابھی تک افترا سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری نسبت کوئی نشان ظاہر ہو تو مَیں انشاء اللہ القدیر اُن کے بارہ میں توجہ کروں گا اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی مخالف کے مقابل پر مجھے مغلوب نہیں کرے گا کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُسکے دین کی تجدید کیلئے اُس کے حکم سے آیا ہوں''۔لیکن عطا محمد صاحب بعد میں مکمل خاموشی اختیار کرکے اپنے باطل ہونے کا ثبوت دیدئے۔

اسکے بعد حضورؑ نے ''گورنمنٹ کی توجہ کے لائق'' کے عنوان سے جہاد کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔پھر پولٹیکل نکتہ چینی کا جواب دیا۔آخر میں 27 دسمبر 1893ء کے جلسہ کے التواء کا اعلان بھی شائع فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرکے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق دے۔آمین

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانئ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔...رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ: 4 نومبر 1938ء)

روزنامہ الفضل قادیان مجریہ 29 نومبر 1938ء میں شائع شدہ اعلان کے مطابق مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جب کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں داخل ہو چکے ہیں۔ معاونین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے رمضان میں اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بندر کا تھپڑ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’میں جب گھانا میں تھا وہاں جماعت کا ایک فارم تھا جو کہ جنگل کے اندر دریا کے کنارے واقع تھا۔ وہاں مختلف قسم کے جانور بھی رہتے تھے۔ ایک دن میں جب فارم پہ گیا تو جو ہمارے وہاں کام کرنے والے تھے، کارندے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم صبح صبح فارم کی طرف جا رہے تھے جب ہم جنگل کے سرے پہ پہنچے جہاں سے فارم شروع ہوتا ہے تو دیکھا کہ چیمپینزیز (بندروں کی ایک قسم ہے) ان کا ایک گروہ، بہت بڑا غول وہاں کنارے پر بیٹھا تھا اور جب انہوں نے آدمیوں کی آوازیں سنیں تو دوڑ لگائی اور جب دوڑنے لگے تو پتہ لگا کہ ان میں سے کچھ کمزور بھی ہیں کچھ بڑی عمر کے بوڑھے بھی لگ رہے تھے اور کچھ بچے بھی، تو کیونکہ ان کو اگلے جنگل میں پہنچنے کے لئے میدان سے گزرنا پڑنا تھا یعنی فارم سے تو ان کو بڑا گروہ نظر آیا تو انہوں نے بھی دیکھا کہ یہ کھلے عام ہیں اور ڈر کے دوڑے ہیں تو پھر آدمی میں بھی تھوڑی سی جرأت پیدا ہو جاتی ہے، چار پانچ آدمی تھے اُن کے ساتھ ایک کتا تھا، انہوں نے پیچھے دوڑ لگائی تو کہتے ہیں کہ جب وہ کتا جو اُن سے آگے آگے دوڑ رہا تھا اُن بندروں کے قریب پہنچ گیا تو اُن میں سے ایک صحتمند اور پہلوان قسم کا بندر تھا جو اس گروہ کے پیچھے چل رہا تھا جو شاید ان کی حفاظت کے لئے لگایا گیا ہو تو اس نے جب دیکھا کہ اتنے قریب کتا پہنچ گیا ہے تو وہ آرام سے بیٹھ گیا جس طرح ایک پہلوان بیٹھتا ہے، ٹانگوں پہ ہاتھ رکھ کے اور باقی گروہ دوڑتا چلا گیا۔ تو جب کتا اس کے قریب آیا تو اس نے اس زور کا اور جچا تلا انسان کی طرح اس کے تھپڑ مارا ہے کہ وہ کتا چیختا ہوا کئی لڑھکنیاں کھاتا چلا گیا۔ پھر اس نے انتظار کیا کہ کوئی اور بھی آئے جب اس نے دیکھ لیا کہ میرے لوگ محفوظ ہو گئے ہیں تو پھر وہ بھی اس گروہ میں شامل ہو گیا۔‘‘ (خطبہ جمعہ: 16 جولائی 2004ء)

اخبارِ مجالس

No smoking day شموگہ:

مجلس انصاراللہ بھارت کی ہدایت کے مطابق مجلس انصاراللہ شموگہ میں مؤرخہ 11-3-2020 کو No smoking day منایا گیا۔ اس سلسلہ میں بینرز اور سٹیکرز تیار کروا کر انصار کو دیے گئے۔ جنہیں ہجوم والے مقامات جیسے بس اسٹانڈ اور چوراہوں پر انصار نے لوگوں کو دکھاتے ہوئے smoking کے بداثرات سے آگاہ کیا۔ دس سٹیکرز آٹو رکشوں پر لگائے گئے۔ اس سے پورے شہر میں جماعت کا تعارف ہوگیا۔ علاوہ ازیں ہمارا قافلہ سرکاری ہسپتال میں بھی جا کر اس سلسلہ میں لوگوں کو بیدار کرتا رہا۔ بعد نماز عشاء اس عنوان پر ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی طارق احمد ادریس صاحب ایڈیٹر کنڑ اخبار بدر نے ایک تقریر کی۔ دوسرے روز اخبار میں بھی اس کی خبر شائع ہوئی۔ مجلس انصاراللہ سورب کی طرف سے بھی اسی قسم کا پروگرام منعقد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے احسن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(میر انصاراللہ، ناظم ضلع مجلس انصاراللہ شموگہ و چتر درگہ)

امداد غرباء بوقت لاک ڈاؤن بنگلور:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ بنگلور کی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ کے تعاون سے خورد و نوش کے اشیاء پر مشتمل ایک سو پیکٹ بنا کر غرباء اور میگرانٹ ورکرس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس کیلئے قبل ازیں مقررہ علاقوں کا دورہ کر کے ضرورتمندوں کی فہرست تیار کی گئی۔ مورخہ 19/اپریل 2020ء کو بروز اتوار دوپہر 3 بجے اجتماعی دعا کروانے کے بعد احمدیہ مسجد کے پاس کے لوگوں میں امداد تقسیم کی گئی۔ جبکہ دو ایک گاڑیوں میں یہ سامان ڈال کر مقررہ علاقوں میں جا کر حکومتی ہدایات کے مطابق تمام احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

(سید شارق مجید ناظم ضلع مجلس انصاراللہ بنگلور)

مجلس انصاراللہ جکور (کرناٹک) تقسیم افطاری:

ماہ رمضان المبارک کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ جکّور (صوبہ کرناٹک) کی طرف سے افطاری کے اشیاء کے پیکٹ بنا کر کل (26) گھروں میں تقسیم کئے گئے۔ تاکہ لوگوں کو لاک ڈاؤن کے اِن ایام میں کچھ راحت مل سکے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (دیپک احمد زعیم مجلس انصاراللہ جکور)

مجلس انصاراللہ چنئی کی مساعی:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے پریشان غریب، میگرانٹ ورکرس کی مدد کیلئے اراکین مجلس انصاراللہ چنئی (تمل ناڈو) کی طرف سے تقریباً دو لاکھ روپے کے گھریلو ضروری اور خورد و نوش کے اشیاء کے پیکٹ بنا کر تقسیم کئے گئے۔ ضرورت مند احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلموں میں بھی کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکاری حکام نے ہماری مساعی کو بہت سراہا۔ اور لوگوں تک اسلام احمدیت کا پرامن پیغام پہنچا۔ الحمدللہ۔ اس کارِ خیر میں حصہ لینے تمام انصار کے اموال و نفوس میں اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت ڈالے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(فضل الرحمٰن فضل زعیم مجلس انصاراللہ چنئی تمل ناڈو)

مجلس انصاراللہ ارناکلم:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصاراللہ ارناکلم (کیرالہ) کی طرف سے بارہ ہزار روپے کے علاوہ چار گھرانوں کیلئے ضروری اشیاء اور اجناس تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

(ایم سی محمد سلیم، زعیم مجلس انصاراللہ ارناکلم)

مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل کی مساعی:

مورخہ 12/اپریل 2020ء کو مجلس انصاراللہ کنڈور ضلع ورنگل کی طرف سے 30 غرباء اور ضرورتمندوں میں چاول اور گھریلو اشیاء تقسیم کی گئیں۔ گاؤں کے سرپنچ بھی اس میں شامل ہوئے۔

مؤرخہ 13/اپریل 2020ء کو مجلس انصاراللہ پالاکرتی کی طرف سے پولیس اور سرکاری ہسپتال کے ملازمین اور اخباری نمائندوں کو سانیٹیزر اور ماسک مکرم محمد نذیر صاحب امیر ضلع ورنگل کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ جس میں CI صاحب اور SI صاحب بھی شامل ہوئے۔

(محمد اکبر مبلغ انچارج ضلع ورنگل)

SYED COACHING CENTRE

Separate hostel facilities for boys and girls

S.KHALID AHMAD M.Sc. (Math) c/o Mr. ZAFAR ZAIDEE Sb.

All Entrance Test AMU & other I, VI, IX XI (Science & Commerce)
Regular Classes VI to XII (Science & Commerce)
Branch: Friend,s Colony, Civil Lines, ALIGARH

Mobile
9759210843
9557931153

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۵)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی" (ملفوظات جلد4 صفحہ610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING CO.
TENDU PATTA AND TOBACO SUPLIER
Amroha-244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ263)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
شیخ غلام مسیح، زیب النساء

BHADRAK
ODISHA
Ph.09437060325

::منجانب::
شیخ غلام احمد

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے" (ملفوظات جلد4 صفحہ607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 station road radhanagar
chrompet chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا ☆ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے (دُرِّثمین)

طالبِ دُعا: سیٹھ محمد بشیر واہل وعیال

M/S : BASHEER & COMPANY VADDEMAN H.O. HYDRABAD (T.S.)

"خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے" (ملفوظات جلد3 صفحہ263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

R.N.Nagar
Post. SORO
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

BANTY SHOE CENTRE

::طالبِ دُعا::
سراج خان

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

☪ Prop: Sk.Ishaque ☪

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan fruits traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

بر تر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

اِنَّ رَبَّکَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ
اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER

Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob. 09438352786, 06788221786

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ganimat Bibi - 9090900923

Papu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEPUR - CUTTACK - ODISHA

Silver screen
image india pvt ltd.
Ad Agency

CREATIVITY IS THE BREATH OF OUR BRAINS..!

WE DO ALL ADVERTISEMENT

No: 7, Pasumarthi Street, Rangarajapuram
Kodambakkam, Chennai - 600 024. India.
E-mail: silverscreenimage@gmail.com
silver_screenimage@yahoo.com
Web: www.silverscreenimage.com
Mobile : 9790896372 / Phone : 044-43598788

PRINT MEDIA
ELECTRONIC MEDIA
POSTER
BROCHURES
FLUX PRINTING
VINAYAL
HORDINGS

PAPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneswar-751006,Odisha.
We also repair digital meter

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی"(الفضل انٹرنیشنل 2تا8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***
فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

JOTI SOW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس
انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے
لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دُعا: سیٹھ محمد زبیر
H.No.18-B-140. C/O SONY GROUP
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

"میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم
خدا تعالیٰ کے احکام کے پورے پابند ہو جاؤ اور
اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی کرو جو صحابہ کرامؓ نے کی تھی"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد4 صفحہ 468، ایڈیشن2008ء، انڈیا)

S.A.Quader
Managing Director

Ph : 230088 (O)
(06784) : 250853 (O)
: 252420 (R)

JMB

JMB RICE MILL (P) Ltd.
Tishal Pur, Rahanja, Bhadrak.

UDUPI THE VEG

HOTEL HILL VIEW

Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

UDUPI THE VEG

Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu), Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

Ph:09622584733 **Ph:09419049823**

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلَام

طالبِ دُعا:: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979